

(۴۳۶)

لوگوں میں سب سے زیادہ کرم و بخشش کا وہ اہل ہے جس کا رشتہ اشراف سے ملتا ہو۔

(۴۳۷)

آپ سے دریافت کیا گیا کہ عدل بہتر ہے یا سخاوت؟ فرمایا کہ: عدل تمام امور کو ان کے موقع و محل پر رکھتا ہے اور سخاوت ان کو ان کی حدوں سے باہر کر دیتی ہے۔ عدل سب کی نگہداشت کرنے والا ہے اور سخاوت اسی سے مخصوص ہوگی جسے دیا جائے۔ لہذا عدل سخاوت سے بہتر و برتر ہے۔

(۴۳۸)

لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں۔

(۴۳۹)

زہد کی مکمل تعریف قرآن کے دو جملوں میں ہے: ارشاد الہی ہے: ”جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو، اور جو چیز خدا تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں۔“ لہذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی چیز پر اترا تا نہیں، اس نے زہد کو دونوں سمتوں سے سمیٹ لیا۔

(۴۴۰)

نیند دن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے۔

(۴۴۱)

حکومت لوگوں کیلئے آزمائش کا میدان ہے۔

(۴۴۲)

تمہارے لئے ایک شہر دوسرے شہر سے زیادہ حقدا نہیں، (بلکہ) بہترین شہر وہ ہے جو تمہارا بوجھ اٹھائے۔

(۴۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْلَى النَّاسِ بِالْكَرَمِ مَنْ عَرَّقَتْ فِيهِ الْكِرَامُ.

(۴۳۷) وَهُدَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّمَا أَفْضَلُ: الْعَدْلُ، أَوِ الْجُودُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعَدْلُ يَضَعُ الْأُمُورَ مَوَاضِعَهَا، وَالْجُودُ يُخْرِجُهَا مِنْ جِهَتِهَا، وَالْعَدْلُ سَائِسٌ عَامٌّ، وَالْجُودُ عَارِضٌ خَاصٌّ، فَالْعَدْلُ أَشْرَفُهُمَا وَأَفْضَلُهُمَا.

(۴۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

النَّاسُ أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا.

(۴۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرُّهُدُ كُلُّهُ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ: قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿لَيْلًا تَأْسُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾، وَمَنْ لَمْ يَأْسَ عَلَى الْمَاضِي، وَ لَمْ يَفْرَحْ بِالْآتِي، فَقَدْ أَخَذَ الرُّهُدَ بِطَرَفِيهِ.

(۴۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَنْقَضَ النَّوْمَ لِعَزَائِمِ الْيَوْمِ.

(۴۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْوَلَايَاتُ مَضَامِيرُ الرِّجَالِ.

(۴۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَيْسَ بَدَلًا بِأَحَقَّ بِكَ مِنْ بَدَلٍ، خَيْرُ الْبِلَادِ مَا حَمَلَكَ.

(۴۴۳)

جب مالک اشتر رحمہ اللہ کی خبر شہادت آئی تو فرمایا:

مالک، اور مالک کیا شخص تھا! خدا کی قسم! اگر وہ پہاڑ ہوتا تو ایک کوہ بلند ہوتا اور اگر پتھر ہوتا تو ایک سنگ گراں ہوتا کہ نہ تو اس کی بلند یوں تک کوئی سُم پہنچ سکتا اور نہ کوئی پرندہ وہاں تک پر مار سکتا۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”فند“ اُس پہاڑ کو کہتے ہیں جو دوسرے پہاڑوں سے الگ ہو۔

(۴۴۴)

وہ تھوڑا سا عمل جس میں ہیچگی ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو دل تنگی کا باعث ہو۔

(۴۴۵)

اگر کسی آدمی میں عمدہ و پاکیزہ خصلت ہو تو ویسی ہی دوسری خصلتوں کے متوقع رہو۔

انسان میں جو اچھی یا بری خصلت پائی جاتی ہے، وہ اس کی افتادِ طبیعت کی وجہ سے وجود میں آتی ہے اور اگر طبیعت ایک خصلت کی مقتضی ہے تو اس خصلت سے ملتے جلتے ہوئے دوسرے خصال کی بھی مقتضی ہوگی۔ اس لئے کہ طبیعت کے تقاضے دونوں جگہ پر یکساں کارفرما ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص اگر زکوٰۃ و خمس ادا کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی طبیعت ممسک و بخیل نہیں۔ لہذا اس سے یہ توقع بھی کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے امور خیر میں بھی خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس سے یہ امید بھی کی جاسکتی ہے کہ وہ غیبت بھی کرے گا۔ کیونکہ یہ دونوں عادتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

(۴۴۶)

فرزدق کے باپ غالب ابن صعصعہ سے باہمی گفتگو کے دوران فرمایا:

وہ تمہارے بہت سے اونٹ کیا ہوئے؟
بہا کہ حقوق (کی ادائیگی) نے انہیں منتشر کر دیا۔

(۴۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ جَاءَهُ نَعْيُ الْأَشْتَرِ رَحِمَهُ اللَّهُ:

مَالِكٌ وَ مَا مَالِكٌ! وَاللَّهِ! لَوْ كَانَ جَبَلًا
لَّكَانَ فِنْدًا، وَ لَوْ كَانَ حَجْرًا لَّكَانَ صَلْدًا، لَا
يَزِيدُ تَقْيِيهِ الْحَافِرُ، وَ لَا يُوفِي عَلَيْهِ الطَّائِرُ.

قَالَ الرَّضِيُّ: «أَلْفِنْدٌ»: الْمُنْفَرِدُ مِنَ
الْجِبَالِ.

(۴۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَلِيلٌ مَّدْوَمٌ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيرٍ
مَّنْهُ.

(۴۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كَانَ فِي رَجُلٍ خَلَّةٌ رَأَيْتَهُ فَانْتَظِرْ وَآ
أَخَوَاتِهَا.

(۴۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِعَالِبِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَبِي الْفَرَزْدَقِ، فِي
كَلَامِهِ دَارَ بَيْتِنَاهَا:

مَا فَعَلْتَ إِبْلِكَ الْكَثِيرَةَ؟
قَالَ: دَعَدْتُهَا الْحُقُوفُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

فرمایا کہ: یہ تو ان کا انتہائی اچھا مصرف ہوا۔

(۴۴۷)

جو شخص احکام فقہ کے جانے بغیر تجارت کرے گا وہ رہا میں مبتلا ہو جائے گا۔

(۴۴۸)

جو شخص ذرا سی مصیبت کو بڑی اہمیت دیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۴۴۹)

جس کی نظر میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔

(۴۵۰)

کوئی شخص کسی دفعہ ہنسی مذاق نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اپنی عقل کا ایک حصہ اپنے سے الگ کر دیتا ہے۔

(۴۵۱)

جو تمہاری طرف جھکے اس سے بے اعتنائی برتنا اپنے حظ و نصیب میں خسارہ کرنا ہے، اور جو تم سے بے رنجی اختیار کرے اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔

(۴۵۲)

اصل فقر و غنا (قیامت میں) اللہ کے سامنے پیش ہونے کے بعد ہوگا۔

(۴۵۳)

زبیر ہمیشہ ہمارے گھر کا آدمی رہا، یہاں تک کہ اس کا بد بخت بیٹا عبد اللہ نمودار ہوا۔

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَلِكَ أَحَبُّ سُبُلِهَا.

(۴۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اتَّجَرَ بِغَيْرِ فِقْهِ فَقَدْ ارْتَضَمَ فِي الرَّبَا.

(۴۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ عَظَّمَ صِغَارَ الْمَصَائِبِ ابْتِلَاءُ اللَّهِ بِكِبَارِهَا.

(۴۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ كَرَمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَتْ عَلَيْهِ شَهْوَتُهُ.

(۴۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا مَزَحَ امْرُؤٌ مَرَحَةً إِلَّا مَجَّ مِنْ عَقْلِهِ مَجَّةً.

(۴۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

زُهِدْكَ فِي رَاغِبٍ فِيكَ نُقْصَانٌ حَظٌّ، وَ رَغْبَتُكَ فِي زَاهِدٍ فِيكَ ذُلُّ نَفْسٍ.

(۴۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْغِنَى وَالْفَقْرُ بَعْدَ الْعَرَضِ عَلَى اللَّهِ.

(۴۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا زَالَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِمَّا أَهَلَ الْبَيْتِ حَتَّى نَشَأَ ابْنُهُ الْمَشْوُومُ عَبْدُ اللَّهِ.